السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین سوالات مندرجہ ذیل میں:

(۱) ۔نحوست انسان بالخصوص عورت ازروئے شرع شریف ثابت ہے یا نہیں مثلاً کسی عورت کے کسی حصہ بدن بالخصوص پشت پر بال وبوزی ہو،جسے عوام جہلاء بتقلید مذہب ہنود ساپن کے نام سے تعبیر کرتے ہیں اور ایسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کو باعث ہلاکت زوج اعتقاد کرتے ہیں ثابت ہے یا نہیں؟

(۲) ۔بصورت اخیر ایسا اعتقاد کرنا داخل شرک ہے یا معصیت کبیرہ یا صغیرہ؟

(۳) ۔اگر شرک ہے تو کیا اس قسم کے شرک میں داخل ہے جس کے معتقد کا نکاح باطل ہوجاتا ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شوم ونحوست کے بارے میں حدیثیں مختلف آئی ہیں ان احادیث مختلفہ کی تطبیق وتوفیق کے متعلق شیخ عبدالحق محدث دہولی ترجمہ میں لکھتے ہیں:

بدانکہ احادیث واردہ درباب طیرہ مختلف آمدہ از بعضے نفی تاثیر طیرہ ونہی از اعتقاد واعتبار آں مطلق مفہوم گردد واین بسیار است واز بعضے ثبوت آن در مرأة ودالہ ودار بضیغہ جزم چنانکہ درحدیث بخاری ومسلم آمدہ انما الشوم فی ثلاث الفرس والمرأة والدار ودر روایتے وربع وکادم وفرس یا بلفظ شرط چنانکہ درین۔

''سواس کے نہیں نحوست تین چیزوں میں ہے، گھوڑ، عورت، گھر میں اورایک روایت میں گھر میں خادم میں اور عورت میں۔''

حدیث:یعنی حدیث ابی داوٗدان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لاہامۃ ولاعدوی ولاطیرة وان تکن الطیرة فی شئی ففی الدار والفرس والمراة وما ننآن ملحدہ واز بعضے انکار ثبوت شوم واین امور مثل سائر امور چنانکہ درحدیث ابن ابی ملیکہ از ابن عباس آمدہ، ودر بعضے احادیث آمدہ کہ اعتقاد شوم درین امور در اہل جاہلیت بود چنانکہ درحدیث عائشہ رضی اللہ عنہا آمدہ وجہ تطبیق آنکہ تاثیر بالذات منفی۔ است واعتقاد آں از امور جاہلیت است وموثر درکل ایشاء اللہ تعالیٰ است وہمہ بخلق وتقریر اوست واثبات آں دریں ایشاء بجریان عادة اللہ است کہ پیدا کردہ واینہا راسباب عادیہ ساختہ وحکمت در تخصیص آن اشیاء بخصائص واحوال موکول ومفوض بعلم شارع است پس نفی راجع بتاثیر ذاتی است واثبات بہ سبب عادی چنانکہ درعدوی وجزام وماننداآن گفتہ اندو بعضے گفتہ اند کہ مراد آن است کہ تطیر درہیچ چیز نیست واگر فرض کردہ شود ثبوت دے درین اشیاء مظنہ ومحل آن است دجائے آں د صلی اللہ علیہ وسلم لوکان شئی سابق القدر لسبقتہ العین چنانکہ گذشت وبرین طریق است کلام قاضی کہ گفتہ بعقب قول دے لاطیرة باین شرط دلالت دارد کہ شوم وتطیر منفی است درآنہا یعنی اگر شوم راوجودے دثبوتے بودے کہ قابل تراند آن راولیکن وجود وثبوت نہیست درنیہا پس اصلاً وجودندارد وانہتی وبعضے گویند کہ شوم ورزن ناسازگاری اوست وآنکہ وآنکہ زائندہ نباشد واطاعت زوج تکندیا مکروہ ومستقبح باشد نزدوے ودوسرا وخانہ تنگی جاوبدی ہمسایہ وناخوشی ہواست ودر اسپ حرد تی واگرانی بہاونا موافق غرض ومصلحت ومثل این ودرخادم نیز دیا شوم محمول برکراہت وناخوشی است بحسب شرع یا طبع پس نفی شوم وتطیر برعموم وحقیقت محمول باشد۔۔۔انتہی کلام الشیخ

امام نووی شرح صحیح مسلم میں لکھتے ہیں:

''واختلف العلماء فی ہذا الحدیث ای حدیث الشوم فی الدار والمرأة والفرس فقال مالک وطائفۃ ہو علی ظاہرہ وان الدار قد یجعل اللہ تعالیٰ نسکناہا سببا للضرر اوہ الہلاک وکذا اتخاذ المرأة المعینۃ اوالفرس اوالخادم قد یحصل الہلاک عندہ بقضاء اللہ تعالیٰ ومعناہ قد یحصل الشوم فی ہذہ الثلاثۃ کما صرح بہ فی روایۃ ان یکن الشوم فی شئی۔۔۔الخ''

حاصل وخلاصہ ان دونوں عبارتوں کا یہ ہے کہ بہت سی حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی چیز میں شوم ونحوست نہیں ہے نہ کسی مرد میں اور نہ کسی عورت میں اور نہ کسی چیز میں اور بعض احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت اور گھر اور گھوڑا ان تین چیزوں میں شوم ونحوست ہے امام مالک رحمہ اللہ اور ایک جماعت کا قول انہیں بعض احادیث کے موافق ہے یہ لوگ کہتے ہیں کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور اس کی قضا سے یہ تینوں چیزیں باعث ضرر یا ہلاکت کا ہوتی ہیں یعنی یہ تینوں چیزیں بذاتہ موثر نہیں ہیں بلکہ موثر بالذات اللہ تعالیٰ ہے مگر اللہ تعالیٰ کا ہے ان چیزوں کو ضرر یا ہلاکت کا سبب بنا دیتا ہے اور یہ لوگ ان احادیث کثیرہ کو جن سے مطلقاً شوم ونحوست کی نفی ثابت ہوتی ہے تاثیر بالذات پر محمول کرتے ہیں اوران لوگوں کے سوا باقی تمام اہل علم کا قول احادیث کثیرہ کے مطابق ہے یعنی ان کا یہ قول ہے کہ کسی چیز میں شوم ونحوست نہیں ہے نہ عورت میں اور نہ گھر اور نہ گھوڑے میں اور نہ کسی اور چیز میں اور یہ لوگ بعض احادیث کو ظاہر پر محمول نہیں کرتے بلکہ ان کی تاویل کرتے ہیں جب یہ سب باتیں معلوم کرچکے تو اب سوالات مذکورہ کا جواب لکھا جاتا ہے۔

جواب سوال دوم وسوم: شرع شریف سے کسی شے میں نحوست اس معنی سے ثابت نہیں ہے کہ وہ بذاتہ ضرر پہنچانے والی ہو نہ کسی مرد میں ثابت ہے۔اور نہ کسی عورت میں اور نہ کسی اور شے میں پس کسی عورت میں کوئی خاص علامت مثلاً پشت پر بال وبھونری دیکھ کر اس کو اس معنی سے منحوس سمجھنا اور ایسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کو باعث ہلاکت زوج اعتقاد کرنا جیسا کہ ہنود وکفار اعتقاد کرتے ہیں اوران کی تقلید سے عوام وجہلا مسلمان

بھی اعتقاد کرتا ہیں، بلاشبہ داخل شرک، ہاں امام مالک وغیرہ نے عورت اور گھر اور گھوڑے میں جس معنی سے نحوست وشام ثابت کیا ہے اس معنی سے ان تینوں چیزوں میں نحوست سمجھنا داخل شرک نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!کتبہ محمد عبدالرحمن المبارکفوری

(سید محمد نذیر حسین، فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص۲۳،۲۲

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد09ص293

محدث فتویٰ